کلام: ظفر عباس ظفرؔ

منقبت

وہ بس فاطمہؑ ہے وہ بس فاطمہؑ ہے
رسولِ خداؐ نے جسے ماں کہا ہے

جنابِ خدیجہؑ سی ماں جس نے پائی
جسے ربِ اکبر نے دی پارسائی
جو سرکار کے پاک دل کی دعا ہے

وہ جس کا پدر اشرف الانبیاءؐ ہو
شریکِ سفر جس کا شیرِ خداؑ ہو
وہ جس کا شجر شجرہِ طیبہ ہے

جوانانِ جنت کے سردار بیٹے
رسولِ خداؐ کے مددگار بیٹے
فلک پر بھی ممنون جس کا خدا ہے

کنیزی میں جس کی حبش کی ہو ملکہ
کہیں جس کو حسنینؑ بھی اماں فضہؑ
جہاں میں فقط ایک ہی مالکہ ہے

ستارے بھی سجدے کریں جس کے در پر
بنے رحلِ قرآن بھی جس کی چادر
وہ جس کا مکاں آیتوں سے سجا ہے

جو عمرانؑ و بنتِ اسدؑ کی بہو ہو
خدیجہؑ کی تصویر بھی ہُو بہو ہو
براہیمؑ و ہاشمؑ کا جو رابطہ ہے

مقابل جو نجرانیوں کے گئی تھی
وہاں بھی تو خیر النساء ایک ہی تھی
وہی ایک بی بی تو زیرِ کساء ہے

کوئی سیدہؑ کے برابر کہاں ہو
وہ جس کے تصرف میں کون و مکاں ہو
جو مشکل کشاء کی بھی مشکل کشاء ہے

وہ جس کی طہارت پہ تطہیر آئی
مدینے میں عِصمت کی بستی بسائی
جو کلثومؑ و زینبؑ کے سر کی ردا ہے

نہیں کوئی بھی فاطمہؑ کے برابر
کہاں مِس جمل اور کہاں شانِ کوثر
وہ صدیقہ جس کو خدا کہہ رہا ہے

حسینؑ و حسنؑ اور زینبؑ جو پالے
ہوں جس بیت میں عصمتوں کے اجالے
کہ جس کے گھرانے میں مشکل کشاء ہے

جو دربارِ غاصب کو ڈھانے گئی تھی
جو چوروں کی شکلیں دکھانے گئی تھی
نبیؐ کی وراثت کی جو وارثہ ہے

ظفرؔ تم ادب سے پڑھو یہ قصیدہ
فرشتوں نے آ کر کیا جن کو سجدہ
عزا اور عزادار جس کی دعا ہے